Registered. L. No. 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۲۵ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۱۸ جون ۱۹۰۹ء | جلد ۳۷

لودیانہ کرسچن بُک سٹور کی شائع شدہ کتابیں

ستیارتھ پرکاش درپن

مصنف پادری جی۔ ایل ٹھاکر داس صاحب لاہور

اس کتاب میں ان اعتراضوں کا جواب دیا گیا ہے جو آریہ سماج کے بانی دیانند سرسوتی نے بائبل مقدس پر کئے ہیں ہر ایک مسیحی استادوں اور منادوں کے لئے بڑی مفید کتاب ہے قیمت ۸ر مجلد ایک روپیہ عہ +

گنجینہ اسلام

(رومن اردو) مصنف پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی

دین اسلام سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے مسیحی واعظوں اور علم الٰہی کے طالبعلموں کیلئے نہایت ہی مفید کتاب ہے قیمت ۸ر مجلد ایک روپیہ عہ +

موازنہ مذاہب

مختلف مذاہب کی تعلیمات (رومن اردو)

ڈاکٹر ایچ ایس کیلاگ کے لیکچروں کا مجموعہ جو انہوں نے پرنسٹن یونیورسٹی میں دیئے پادری راجہ رام چیتا مبر بی۔ اے نے ترجمہ کیا ہر ایک کو اسے پڑھنا چاہئے۔ قیمت ۸ر

فوز العظیم بالتصویر

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی کی انگریزی کتاب "زینب دی پنجابی" کا بامحاورہ اردو ترجمہ اس میں کہانی کے طور پر ایک مسلمان کے مسیحی ہونیکی مشکلات اور تجربوں کا ذکر کیا گیا ہے قیمت ۲ر مجلد ۴ر +

سمپردائے

مولفہ پروفیسر بی۔ بی رائے صاحب مدرسہ علم الٰہی سہارنپور

اس اردو رسالے میں سمپردایوں کی تواریخ و تعلیم اور مختلف ریت و رسم کی تشخیص کی گئی ہے۔ حجم کتاب ۲۹۲ +

قیمت چھ آنے ۶ر مجلد دس آنے ۱۰ر

گیت کی کتابیں

موٹے حروف کے گیت کی کتاب قیمت ۸ر پیکٹ ٹیپ میں گیت کی کتاب کپڑے کی جلد قیمت ایک روپیہ ۴ر

سادہ رومن میں قیمت ۲ر سے لیکر ۹ر تک

دیہاتی گیتیں

اردو حروف میں قیمت ۹ پائی

ناگری میں " ۹ پائی

گورکھی میں " ۹ پائی

ایک آنہ ٹریکٹ

بائبل اور سائنس۔

مرزا غلام احمد قادیانی۔

ازالتہ المرزا قادیانی۔

یسوع مسیح کون تھا (ایک وعظ جو کہ ارچن مکلوڈ صاحب کی طرف سے ہے)

رسالجات

پیسے والے ٹریکٹ

اے آدم تو کہاں ہے۔

ایک مجروح سپاہی۔

مسیحی مذہب کی صداقت (جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہے)۔

نبدرگاہ میں داخل ہونا۔

آؤ اے سب لوگو آؤ۔

معجزہ۔

رسالہ ذنوب محمدیہ۔

تم مسیح کی نسبت کیا خیال کرتے ہو

لیف لیٹ

آپ کو مژدہ ہو۔ قیمت ایک پائی۔

خدا کا کلام آپ کے حق میں کیا کہتا ہے +

خدا سے میل۔

فقط ایمان لاؤ۔

مسیح پر ایمان لانا کیا ہے۔

جوانوں کیلئے ۱۲ قصوں کی کتابیں

عزت بیتال۔ رام پال سنگھ۔ ہیرا کا قصہ۔ شریف میاں۔ جاپان کے حالات۔ چندر لیلا۔ لارڈ کلایو ہند میں۔ تاریخ یونان۔ رابنسن کروسو۔ تاریخ مصر۔ مرقع روس۔ فوز العظیم۔ یہ سب کتابیں بقیمت پانچ روپیہ ارسال کرنے پر مل سکتی ہیں +

تمام کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۱۸ جون ۱۹۰۹ء

انتھروپومارفزم*
Anthropomorphism

بائبل میں خدا کا اظہار پایا جاتا ہے۔ اس میں نہ صرف یہ خبر پائی جاتی ہے کہ خدا ہے لیکن یہ بھی کہ وہ اکیلا سچا اور زندہ خدا ہے جو ساری چیزوں کا خالق و مالک اور ان کا سنبھالنے والا اور پروردگار ہے۔ بائبل کا خدا ایک شخصی خدا ہے جو اپنی لامحدود ازلی اور غیر متبدل ہستی میں دانا۔ قادر۔ پاک۔ عادل اور مہربان اور راست ہے جب خدا نے انسان کو پیدا کیا تو اس نے اس کو اپنی صورت پر پیدا کیا یعنے انسان کو اپنی صفتوں سے مالامال فرمایا۔ اسی طرح انسانیت میں خدا کی صفتوں کا اظہار ہے جیسا کہ خلقت میں خدا کی ازلی قدرت اور دانائی کا اظہار ہوتا ہے۔

ان ہی اصول کے مطابق خدا نے جو اپنی ذات ہی میں نادیدنی اور انسان کے ادراک سے باہر ہے۔ اپنے تئیں انسان پر صورت انسانیت میں ظاہر کیا اگر یہ پوچھا جاوے کہ اس نے اس طرح کیوں ظاہر کیا۔ تو جواب یہ ہے کہ انسان اور کسی طرح اس کو پہچان نہیں سکتا تھا۔ انسان اپنے حواس خمسہ ہی سے ان چیزوں کو جو اس کی ہستی سے باہر ہیں محسوس کر سکتا ہے۔ اگر یہ حستیں نہ ہوتیں تو سارے خیالات سے ناواقف رہتا۔ لہذا جب خدا نے اپنے کو انسان پر ظاہر کیا تو انسانی شکل کو اختیار کیا اور آدم زاد سے ہمکلام ہوا

اس ہی سبب سے بائبل میں بار بار خدا کا ظہور آدمی کی صورت میں ہوا ہے۔ مثلاً باغ عدن میں خدا نے آدم و حوا سے گفتگو کی اور نوح و ابراہیم اور موسیٰ وغیرہ کے ساتھ ہمکلام ہوا۔ چنانچہ جو کچھ انسان کو خدا کی طرف سے کہا گیا یا دکھلایا گیا اس کو ایسا صاف طور سے معلوم ہوا جیسا کہ وہ بات جو ایک آدمی سے دوسرے آدمی کو کہی جاتی یا دکھلائی جاتی ہے۔

اب بائبل کی یہ خاصیت اور تعلیم انتھروپومارفزم Anthropomorphism کہلاتی ہے یعنے خدا ایک آدمی کی طرح بولتا اور کرتا ہے شروع میں خدا کا انسانی ظہور ایسی صورتوں میں ہوتا تھا جو غیر معمولی تھیں جن کی حرکتوں سے وہ اپنی آگہی ذات کو ظاہر کرتا تھا۔ لیکن آخر میں وہ مجسم ہوا اور اس وقت سے اس ہی صورت میں ظاہر ہے اور ابد تک ظاہر کیا جائیگا۔ چنانچہ یوں لکھا ہے کہ ابتدا میں کلام تھا۔ اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔ . . . . . اور کلام مجسم ہوا اور ہم نے اس کے جلال کو دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال۔

ہر زمانے میں بائبل کے خدا کے اس ظہور کی بابت اعتراض کرتے آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس قسم کا ظہور خدا کے لائق نہیں ہے کہ خدا آدمی نہیں ہے اور اس پر انسانی خصلتیں منسوب کرنا کفر ہوتا ہے لیکن ایسے معترض غلطی کرتے ہیں۔ بیشک اگر آدمی اپنی نادانی و گستاخی سے خدا کی نسبت انسانی حرکتوں کو منسوب کرے تو وہ ضرور مشرک ٹھہرے بر عکس اس کے اگر خدا اپنی مرضی شفقت سے انسان کی خاطر اپنے آپ کو کسی صورت میں ظاہر کرے تو کون کہہ سکتا ہے کہ یہ خدا کے لائق نہیں ہے؟ سچ تو یہ ہے کہ رحمت اور مہربانی اسباب میں ظاہر ہے کہ وہ اپنے تئیں ہم پر ظاہر کرتا ہے اور اپنے کلام سے ہماری ہدایت کرتا ہے۔

آریہ پتر کرنے کئی بار عیسائیوں کے انتھروپومارفزم Anthropomorphism کی مخالفت کی۔ مناسب تھا کہ وہ ویدوں کی عبارت پر کچھ غور کرتے تو ایسی مخالفت ظاہر نہ کرتے

آریہ پتر کا مورخہ مئی ۲۲ صفحہ ۳ میں وید منتر کئی اسلوک نقل ہوئے ہیں۔ خدا۔ باپ۔ ماں۔ بھائی اور رفیق لکھا ہے۔ چنانچہ یہ دعا کی جاتی ہے ” اے رحیم قادر خدا حقیقت میں تو ہمارا ابدی باپ ہے تو ہماری ماں ہے “ (رگوید ۸۔ ۹۸۔ ۱۱) اور پھر ” میں سر بگیانی خدا کو اپنے باپ۔ ماں۔ بھائی اور اپنا ازلی ابدی رفیق جانتا ہوں “ (رگوید ۱۰۔ ۷۔ ۳) پھر یوں مرقوم ہے ” پرماتما ان روحوں کو جواس کے بچے اور رعیت ہیں ایسے طور سے پرورش کرتا ہے جیسے ایک باپ اپنے بچوں کو پرورش کرتا ہے “ (اتھروید ۱۱۔ ۴۔ ۱۰) یہ خیال بائبل کی بہت سی آیتوں کی تعلیم سے ملتے ہیں لیکن انہیں ویدوں میں Anthropomorphism بھی ظاہر ہے۔ اتنا فرق پایا جاتا ہے۔ ویدوں میں انسان کے خیالات خدا کی بابت پائے جاتے ہیں لیکن بائبل میں خدا انسان کو تعلیم دیتا ہے خدا باپ کی طرح اپنے بچوں کی پرورش کرتا ہے یسوع مسیح میں وہ ہمارا بھائی نظر آتا ہے اور ہماری مصیبت میں شریک ہو کر حقیقی دوست جو بھائی سے زیادہ پیار کرتا ہے خود ہوتا ہے جب انسان گناہ میں مبتلا ہو گیا۔ اس نے ہم کو یہ نہیں کہا کہ تم کرم کے غلام ہو جیسا کیا ویسا

* فٹ نوٹ۔ اس لفظ کے معنے یہ ہیں کہ خدا کو انسانی صورت میں دکھلانا یا اوصاف انسانی کو خدا کی طرف منسوب کرنا۔

پاؤگے"۔ "ہائے آواگون کے وڈر پر دوڑا جا اور اپنے آپ کو بچا میں تو کچھ نہیں کر سکتا"۔ بائبل کا خدا کہتا ہے "پھرو پھرو تم کیوں ہلاکت کی طرف دوڑے جاتے ہو!! اے تم جو بڑے بوجھ کے نیچے دبے ہو میرے پاس آؤ میں تمہیں آرام دونگا۔ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے نجات پائیگا"۔

اے ناظرین جو ابھی تک اس کے پاس نہیں آئے اس خدا کے پاس آؤ جو مسیح میں ہو کے دنیا کو اپنے ساتھ ملاتا ہے اور جو نجات بخشش کے طور پر تائب گنہگار کو دیتا ہے۔

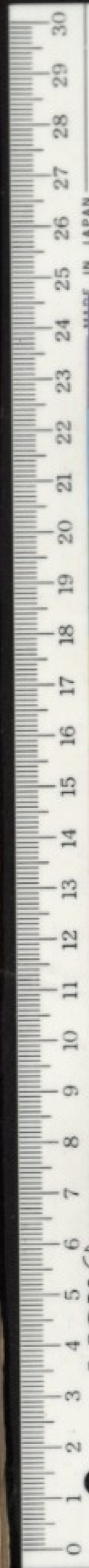
ای۔ ایم۔ ڈبلیو

موجودہ زمانہ میں جبکہ علم کی روشنی پھیلتی جاتی ہو اور لوگوں کی عقلوں کو تیز کرنے اور ان کو بڑھانے کا اچھا موقعہ ہے ایسے وقت میں اخبارات کی ضرورت بھی بڑھتی نظر آتی ہے اور یہ ضرورت کچھ پوری ہوتی بھی دکھلائی دیتی ہے جس قدر کوئی ملک علمی مشاغل میں زیادہ ترقی کر رہا ہے اُسی قدر اخبارات کی اشاعت کا شمار بڑھتا جاتا ہے۔ ملک یوروپ و امریکہ میں دیکھئے اخبارات کس کثیر تعداد میں ہر شہر و قصبہ سے بطور میگزینوں رسالوں اور روزانہ پرچوں کے شایع ہوتے ہیں ہمارے ملک میں اخبارات کا شمار اب بڑھنے لگا ہے۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اکثر اخبارات اپنی حد اعتدال سے تجاوز کرکے اور اپنی قلم کو بے تحاشہ شتر بے مہار کی طرح جدھر چاہے چلاتے ہیں اور اپنے اوپر آفت لاتے ہیں اور بادشاہ وقت کے برخلاف بغاوت آمیز مضامین لکھکر تابعداری اور نمک حلالی سے گر کر ملزم ٹھہرتے اور بدنام ہوتے ہیں کتنے اخبار حکماً بند ہو چکے ہیں اور کتنوں پر مقدمات چل رہے ہیں اور کتنے ایڈیٹران مشکلات میں پڑے ہوئے ہیں۔ اخبارات کا یہ مقصد بالکل نہیں بلکہ اس کے برعکس حاکم وقت کیساتھ مل کر بادشاہ اور رعیت دونوں کی خدمت کرنا ہے اور جو شیوہ بعض معاصرین نے اختیار کیا ہوا ہے وہ بالکل قابل اعتراض ہو اور آئے دن ایڈیٹروں کی گرفتاریاں سنکر بڑا افسوس آتا ہے ایسا کرنے سے ممکن ہے کہ گورنمنٹ کو اخبارات کا سلسلہ ہی کہیں موقوف نہ کرنا پڑے۔ کیونکہ جب بغاوت پھیلانے کا وہ اوزار ہی نہ جائیں گے۔ تو ضرور ہوگا کہ وہ اوزار بالکل توڑا جاوے تاکہ بدامنی اور شورش موقوف ہو جاوے۔

ریویوز

ورسشٹڈیزان رگ وید نامے ایک رسالہ انگریزی میں ہمارے پاس ریویو کی غرض سے آیا ہے جس کو ہم نے غور سے پڑھا ہے ہماری رائے میں پادری ٹی۔ ہس سوکہانی صاحب نے ایسا رسالہ لکھکر ایک بڑی ضرورت کو پورا کیا ہو کیونکہ سنسکرت کی ویسی تصنیفات کا دستیاب ہونا کوئی آسان کام نہیں ہو۔ پادری صاحب موصوف نے اگرچہ ایک ہندو پنڈت کی کتاب سے اقتباس کے طور پر اصل کر لیا ہے پر اس میں اچھی اچھی تحقیقیں کھولی ہیں جنکے معلوم کرنے سے وید کی حقیقت کا پتہ لگ سکتا ہے خصوصاً وید کے مصنفوں کی نسبت عجیب بیان لکھا ہے جو ہم کو اس سے بیشتر معلوم نہ تھا نہایت صفائی کیساتھ ہر ایک راگ کے علیحدہ علیحدہ مصنف کا بیان ہے تعجب آتا ہے کہ ان مصنفوں میں بادشاہ اور ملکہ سے لیکر غلاموں تک کے لوگ رگوید کے مصنف ہیں اور ہر ایک نام بخوبی واضح طور پر دیئے گئے ہیں اس کے بعد انکا زمانہ جس میں وہ تحریر کئے گئے ظاہر کیا گیا ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ پندرہ سو برس قبل از مسیح سے زیادہ کے نہیں ہیں۔ اس رسالہ میں ۹ مضامین درج ہیں جنکا عمدہ بیان ہو رگوید سے لیا گیا ہے ان سے اچھے واقعات ظاہر ہوتے ہیں اور آخر کو ایک نتیجہ با حاصل کلام نکالا گیا ہے جس سے وید کی اصلیت اور جو کچھ آجکل اس پر نئی روشنی کی وجہ سے تفسیر و تاویل ہوتی ہے اور حاشیہ چڑھایا جاتا ہے بخوبی معلوم ہوتی ہے یہ رسالہ رگوید کے حصے اشٹک اول پر ہے اس کے ۷۲ صفحے ہیں نہایت مفید ہے قیمت صرف ۸ ہے جو کراچی۔ حیدرآباد و سکھر کے بک ڈپو سے مل سکتا ہے۔ ہر ایک انگریزی خواں صاحب کو منگوا کر اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات۔ اس نام کا ایک ۱۷۰ صفحے کا رسالہ پادری ایس۔ جی۔ گارڈن صاحب کی ایک انگریزی مشہور کتاب "کوائٹ ٹاکس آن پاور" کا ترجمہ ہے جو الہ آباد کے ڈاکٹر آر۔ پی۔ ایچ۔ یونگ صاحب پرنسپل مشن کالج نے نہایت عمدہ اور سلیس اُردو میں ترجمہ کرکے مسیحیوں پر بڑا احسان کیا ہے کیونکہ مسیحی زندگی کے لئے ایسے قاعدوں اور ضابطوں کی بڑی ضرورت ہے جن سے عملی زندگی بسر کرنے کی طاقت حاصل ہو۔ کتاب ہذا میں بابوں اور فصلوں کی کوئی تقسیم نہیں بلکہ مضامین کے نیچے عمدہ عمدہ سرخیاں درج ہیں جنکا بیان نہایت دلکش اور ہر مضمون بہ تقسیم کے لحاظ سے بڑے بڑے مضامین ہیں جن کے نیچے ۳۵ کل مضامین ہیں درحقیقت روحانی طاقت جس کی ضرورت ہر ایک ایماندار کو ہے ایک اعلیٰ طاقت ہو جس پر روحانی زندگی کا دارومدار ہے اُس کے حاصل کرنیکے طریقے اس رسالے میں عمدہ طور سے بیان ہوئے ہیں ہماری رائے میں یہ رسالہ ہر ایک مسیحی کے لئے نہایت ضروری ہے اگر کوئی شخص سچ مچ مسیحی زندگی کے اعلیٰ معیار کو حاصل کرنا چاہے تو ضروری ہو کہ وہ ان تمام باتوں پر غور کرے جو اس کی طرف ہو پہنچانے میں مدد دیتی ہیں ورنہ کیونکر وہ ایسی زندگی بسر کر سکیگا جسکی بابت



کارلٹا کا بیان

بقیہ

مسٹر ایچ۔ اچھا پھر کیا؟

لڑکی۔ بیچارہ مرگئی۔ جب اس نے یہ کہا اُس کے گالوں پر جن پر اب سرخی نمایاں ہوگئی تھی آنسوؤں کی دھار بہ نکلی۔ مسٹر ایچ تھوڑی دیر تک خاموش رہے اور پھر کہا اے میری چھوٹی لڑکی وہ تو مرگئی ہے پر تم جانتی ہو کہ تم زندہ رہ سکتی ہو۔

لڑکی نے جلدی سے جواب دیا۔ نہیں نہیں صاحب میں وہاں جاکر ماں کے ساتھ رہنا پسند کرتی ہوں بعض وقت جیسا اسے ہوا کرتا تھا۔ ویسا ہی میری پسلیوں میں درد رہتا ہے۔ اور کھانسی بھی۔ صاحب وہاں دکھ نہ ہوگا۔ وہ خوبصورت دنیا ہے

ہنکرنے کانپتی ہوئی آواز سے پوچھا کہ تم کس طرح جانتی ہو؟ لڑکی نے جواب دیا کہ میری ماں نے مجھے یہ بتایا۔

کوئی وقت تھا جب مسٹر جان ایچ کی ماں بھی دعا مانگا کرتی تھی۔ اُس کے سینے میں دھڑکن ہونے لگی۔ اُس کی آہیں جو مشکل سے باہر نکل سکتی تھیں۔ تو بھی کچھ کچھ سنائی دیتی تھیں اور پھر بھی بڑی نرم چمکنے والی آنکھوں نے مثل مقناطیس کے مسٹر ایچ کی نظر کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ مسٹر ایچ نے کہا کہ اے لڑکی تمہارے پاس ایک جوڑہ جوتی ہونا چاہئے۔ کئی لوگوں نے اپنے ہاتھوں کو جیب میں ڈالا۔ اپنے بٹوؤں کو نکالا اور اس حیرت انگیز لڑکی کی ہتھیلی میں اس سے زیادہ کہ جتنے اسے کبھی ملے ہوں۔ زر ڈالنے لگے۔ ایک نے کہا کہ اس کا باپ تپ دق میں مبتلا ہے۔ اور ارگن باجہ بجانے والا ہے میں خیال کرتا ہوں کہ وہ اسقدر بیمار ہے کہ آج کی رات باہر نہیں نکل سکتا۔

وہ لڑکی مسٹر ایچ کی حفاظت میں کیچڑ سے بھری ہوئی گلیوں میں داخل ہوئی۔ لیکن اس کی جوتی اب ایسی نہیں تھی کہ ہر قدم پر بھیگتی جائے کیونکہ اب اس کو اچھی جوتیاں مل گئی تھیں جس سے اس گرمی اور تازگی حاصل ہوئی۔ اس شہر کے نشیب و غار کے مانند گلیوں میں سے وہ شخص (یعنے مسٹر ایچ) اس چھوٹی لڑکی کا ہاتھ پکڑے ہوئے چلا جاتا تھا۔ ایک کھلے ٹوٹے دروازہ کے پاس وہ ٹھہر گئے۔ اور تب چرچراتی ہوئی سیڑھیوں پر چڑھ گئے۔ آخیر کو ایک اور دروازہ کھولا گیا۔ سیٹی کی مانند ایک آواز نے دھندلی محراب کی طرف پکارا۔ کارلٹا؟ لڑکی نے جواب دیا اے باپ دیکھو میں تمہارے واسطے کیا لائی ہوں۔ مجھ پر نظر کرو۔ اس نے جمع کئے ہوئے زر کو گرا دیا اور اپنی نہایت خوشی ظاہر کر کے چلاتی اور ہنستی ہوئی اپنے باپ کی گود میں گر پڑی۔ باپ نے پوچھا کارلٹا۔ کیا یہ سب اس نے دئیے ہیں؟ لڑکی نے جواب دیا۔ ان سبھوں نے دیا۔ اب آپ کو شوربہ اور نارنگیاں مل جاویں گی۔ باپ نے مسٹر ایچ کی طرف۔ (جو لڑکی کے پیچھے آموجود ہوا تھا) مخاطب ہو کر کہا میں آپ کا شکرگزار ہوں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ میں بیمار ہوں۔ سب چیزیں مجھ سے جدا ہو گئیں۔ بیچاری لڑکی کو بھیجنا پڑا۔ نہیں تو ہم بھوکوں مر جاتے۔ خدا آپ کو برکت دے۔ کاش کہ میں تندرست ہوتا۔ تو باجہ بجا کر آپ کو سناتا۔ اور اس نے خواہشمندی سے اس کونے کی طرف نگاہ کی جہاں ارگن رکھا تھا۔

ان شریف آدمیوں نے کارلٹا کی مدد کی۔ ایک روز وہ باہم صلاح کر کے پھرے اور آہستہ آہستہ قصبہ کی طرف روانہ ہوئے۔ وہ ایک سفید عمارت کے پاس آئے جہاں کارلٹا کا باپ رہتا تھا۔ نہیں وہاں وہ نہ تھا۔ کیونکہ جب وہ ایک لحظہ وہاں ٹھہرے تھے۔ دو تین آدمی باہر آئے جن کے کندھے پر ایک چیل کی لکڑی کا تابوت تھا اس تابوت میں جس کے اوپر کا تختہ کیلوں سے بند تھا تاکہ کوئی ماتم کرنے والا نہ کھول سکے۔ وہی ارگن بجانیوالا بڈھا آدمی تھا۔ ایک عورت جس نے اپنی غریب پرور کو پہچان لیا کہا۔ اے صاحب یہ موت اچانک ہوئی کل چھوٹی لڑکی بیمار تھی۔ اور معلوم ہوا کہ وہ بیچارا بڈھا ایک دم گذر گیا۔ دونوں شخص خاموشی سے سیڑھی پر چڑھ گئے اس کمرے میں کچھ نہ تھا۔ صرف ایک پلنگ۔ ایک کرسی اور ایک نرس جسے مسٹر ایچ نے بھیجا تھا۔ لڑکی وہاں پڑی تھی۔ اُس کا چہرہ سنگ مرمر کی مانند زرد تھا۔ اور اس کے ہونٹوں پر ایک عجیب آہستگی تھی

مسٹر ایچ "میری بچی۔ تمہاری حالت بہتر نہیں ہے"

لڑکی۔ نہیں صاحب۔ باپ وہاں اوپر گیا ہے اور میں بھی جاتی ہوں۔

مسٹر ایچ۔ اوپر وہاں؟ اپنے دوست کی طرف دیکھ کر۔

لڑکی نے اپنے چھوٹے ہاتھوں کو جوڑ کر کہا۔ میں چاہتی ہوں کہ میں آپ کو گا کر سناؤں۔

مسٹر ایچ۔ کیا تم گانا چاہتی ہو۔

لڑکی۔ ہاں ازحد لیکن مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن وہاں اوپر تکلیف نہ ہوگی۔ کیوں یہ وہ لڑکی کہاں دیکھ رہی تھی کہ اس کی آنکھوں میں ایسی حیرت نظر آئی۔

مسٹر بی نے کہا کیا تم نے کبھی یسوع کی نسبت سنا ہے؟

لڑکی نے کہا۔ بیشک۔

مسٹر ایچ نے مسٹر بی سے کہا یہ بات مجھ کو سست کر دیتی ہے اور اس نے اپنے رومال کو آنکھوں سے لگایا۔ باقی آئندہ

مراسلات

بینات یسوع ناصری

مرقومہ پادری جی۔ ایل ٹھاکر داس

بجواب رسالہ "یسوع ناصری"

(۲) جو واقعات اور کلام انہوں نے دیکھے سنے تھے اُن کے بیان کرنے میں انہوں نے ان کو اپنی خیالی سجاوٹ کیساتھ بیان کرنیکا مطلق خیال نہ کیا۔ بلکہ نہایت صاف اور سادہ بیان جیسا کہ وہ دیکھے تھے کیا چنانچہ انجیلی تواریخ کو پڑھنے سے یہ بات نظر آتی ہے کہ یسوع ناصری کی جو حقیقت انجیل نویسوں نے ہمارے سامنے رکھی ہے وہ ایسے طور سے رکھی ہے کہ کسی کامل سیرت کو اس طریق سے بیان کرنا مشکل ہے جیسے راویوں نے واقعات بیان کئے ہیں نہ کہ اپنی ذہنی قوت سے کسی قسم کی خیالی تصویر، جوڑی ہیں مثلاً وہ اپنی طرف سے اس قسم کی تعریفیں نہیں کرتے کہ یسوع فلاں فلاں کمزوری سے بری تھا یا اس نے یہ نیکی اور وہ نیکی کی تاکہ اس کی بڑائی جتا دیں۔ بلکہ اور لوگوں کی تعریفوں پر جو وہ یسوع کی خوبیوں کی کرتے تھے راویوں نے ہی کوئی تجزیہ خیال یا کلام نہیں کیا ہے تاکہ اپنی ایسی باتوں سے لوگوں کو سمجھا دیں لیکن عام سادہ طور سے فقط واقعات بیان کئے ہیں۔ کہ فلاں جگہ یا مجلس میں اس نے فلاں کلام فرمایا۔ اور فلاں کام کیا۔ اس کے کاموں اور کلام کی قدر کا اندازہ کرنا ہماری سمجھ پر چھوڑا ہے جو بناوٹی یا محض خیالی آدمی کی بابت ایسا طریق بیان اختیار کرنا مشکل ہے اور پھر مقدس راویوں نے انجیلی تواریخ اس لحاظ سے نہیں لکھی تھی کہ وہ اس زمانہ کی انتساب کتابوں میں گنی جاوے۔ ایسی فضا پردازی کے لئے ان کو علمیت اور میلان طبیعت بھی نظر نہیں آتے وہ عوام میں سے تھے۔ اور نہ انہوں نے یسوع ناصری کی بابت اپنا جوش دکھلایا ہے جس سے گمان ہو سکے کہ انہوں نے اس کا احوال لکھنے میں مبالغہ کیا ہے چنانچہ اس عجیب زندگی کا جو احوال انہوں نے لکھا ہے اس کو بیان کرتے ہوئے وہ یسوع کی کارروائیوں کی اور ان سلوکوں کی نسبت جو دوستوں اور دشمنوں کی طرف سے اس کیساتھ ہوئے اپنی ہمدردی یا غصہ کے کوئی خیالات ظاہر نہیں کرتے تاکہ لوگوں کی ہمدردی کو کھینچیں۔ مثال کے لئے دیکھو لعازر کو زندہ کرنا یسوع کا دو دکھ اوٹھانا اور پہاڑی وعظ کسی امر میں وہ اپنی طرف سے پڑھنے والوں کے دلوں میں جوش بھڑکانے کے ساعی نہیں ہیں اپنی رائے اور اپنے خیالات کو جتانے کی طاقت ہی سلب ہوئی ہوئی معلوم پڑتی ہے چاروں راویوں نے کوئی سفارشی کلمہ اپنے خداوند کی نسبت نہیں لکھا ہے بلکہ فقط واقعات کو پیش کیا ہے جو خود بخود ایک کامل شخص کی سیرت کو ہمارے سامنے رکھ دیتے ہیں اور ایسے طور سے کہ گویا اُن واقعات کیساتھ ان کا اپنا ذاتی سروکار اور دلچسپی نہیں تھی۔ غرضیکہ ہر قسم کے بناوٹی خیالات اُن واقعات پر سے صبر سے ہوئے ہیں۔ جو ان کے افسانہ یا غیر معتبر ہونے کے بڑے بھاری سبب ہوتے۔

جائے غور ہے کہ وہ چند عام یہودی آدمی جو اپنی جگہ علمی لیاقت کے لحاظ سے افلاطون۔ اور سقراط اور ہلیل کے قدموں پاس بیٹھ کر تعلیم پانے کے محتاج ہو سکتے تھے کیا وہ لوگ ایسی کامل سیرت کا شخص کا بیہودہ فہم اور کل دنیا کے سامنے تجویز کر سکتے جو دنیا کے کسی زمانہ نے نہ دیکھی اور نہ سنی؟ بلکہ دنیا اس کے برخلاف ہوئی اور اب تک مخالفت کرتی ہے۔ کیا وہ عام تحریر یا فریبی کہے جا سکتے ہیں جنہوں نے اپنے خداوند کی سکھلائی ہوئی ایک پاکیزہ اخلاقی فلاسفی جو عالمگیر ہونے کا جوہر رکھتی ہے دنیا کے سامنے رکھی جیسی کہ دنیا نے کبھی نہ کبھی سنی نہیں تھی؟

(۳) یورپ کے راشنلسٹوں کے انجیلی تواریخ کو افسانہ اور غیر معتبر کہنے کا اصل سبب معجزات ہیں جو اس میں یسوع ناصری کی طرف منسوب کئے گئے ہیں ان کو خارج کریں یا معجزہ نہ کہیں تو مخالفوں کی رائے میں صحیح تواریخ ہو جاتی ہے کیونکہ معجزانہ قصے ان کے خیال میں بناوٹی افسانے ہیں جو لوگوں کو حیران کرنے کے لئے گھڑے گئے تھے جیسا اور بہتیری قوموں میں ہوتا رہا ہے۔ مگر جب اور قومیں اپنی تواریخوں کے لئے ویسے ثبوت ویسے ہی دیں گی جیسے یسوع ناصری کی تواریخ کے لئے ہیں تو ہم اُن کو بھی تواریخ مان لیں گے لیکن صرف یہ کہنا کہ چونکہ اور قوموں میں ایسی افسانہ آمیز اور اس لئے غیر معتبر تواریخیں ہیں اس لئے یسوع کی تواریخ بھی ویسی ہی سمجھی جاہئے بالکل بے دلیل بات ہے جیسا ہم پہلے بھی جتا چکے ہیں پس راویاں انجیل کی بابت ایک اور یہ بات ظاہر ہے۔ کہ یسوع ناصری کی بابت جیسا ان کا اپنا خیال اس کے ہمعصروں کا اعتقاد اور جو قریباً ایسا ہی تھا جیسا آج کل کے مخالف محققوں کا ہو گیا ہے) وہ خیالات بھی انہوں نے ویسے ہی بیان کئے ہیں اور یسوع کی کوئی رعایت نہیں کی ہے۔ جیسا کہ خداوند ان کے درمیان رہا تو ہر قسم کے لوگ اس عام قدرتی حالت پر نظر کرتے رہے۔ چنانچہ وہ اپنے شہر میں اور لڑکوں کی طرح اپنے ماں باپ کا فرمانبردار رہا (لوقا ۲: ۵۱) جب بڑا ہوا اور شہرہ ہوا تب بھی لوگوں نے اس کو اس کے بھائی بہنوں سے کچھ فرق نہ جانا۔ اور اس کو یوسف بڑھئی کا بیٹا جانتے تھے۔ (متی ۱۳: ۵۵۔ مرقس ۶: ۳) اور لوقا ۴: ۲۲۔ یوحنا ۶: ۴۲) اس کے کھاگر بھی پہلے اس کی



کسی اور طرح کا خیال نہیں کرتے تھے۔ فلپ نے اس کو یوسف کا بیٹا یسوع ناصری کہا (یوحنا ۱: ۴۵) پطرس نے اسے ملامت کیا (مرقس ۸: ۳۲) یہودا نے اسے پکڑوا دیا۔ اور اُسے ربّی کہتے تھے۔ جو بنی اسرائیل میں اُستادوں کے لئے بولا جاتا تھا (مرقس ۹: ۵-۱۱، ۲۱ یوحنا ۱: ۳۸) اس کے گھرانے کے لوگ اُسے بے خود بھی کہہ دیتے تھے۔ (مرقس ۳: ۲۱۔ متی ۱۲: ۴۶-۴۹) جب اُس نے گناہ معاف کرنے کی بابت کہا تو فقیہہ اس کو کفر بکنے والا کہتے تھے۔ (متی ۹: ۳ مرقس ۲: ۷) فریسی اس کے معجزوں کو شیاطین کی طرف سے کہتے تھے (متی ۹: ۳۴) جیسے راشنلسٹ اُن کو انسانی افسانے کہتے ہیں۔ جب وہ ایک سردار کی مردہ بیٹی کو زندہ کرنے آیا تھا تو لوگ ہنستے تھے نفرت کرتے تھے (لوقا ۵: ۳۰) ہیرودی اور فقیہہ اُس کو باتوں میں پھنسانے کے لئے سوال کرتے تھے (متی ۲۲: ۱۵ مرقس ۱۲: ۱۳۔ ۱۸ ۲۷) غرضیکہ یہ سب یسوع کو اسی طرح جانتے اور جانچتے تھے جس طرح اور آدمیوں کو لوگوں نے اپنی رائے کے مطابق اسکو قتل کیا تھا۔ اور اگر کوئی اس کو انسان سے زیادہ جانے تو اسکو گمراہ کہتے تھے۔ یسوع ناصری کی یہ وہ صورت ہے جو لوگ محسوس کرتے تھے اور راویوں کو جیسی اُن کی جس نظر آئی انہوں نے ویسی بیان کی ہے اور اس کے اس قدرتی پہلو پر جرح نہیں کرتے جیسا کہ وہ اور لوگوں کو نظر آتا تھا۔ مگر جبکہ اور لوگ اس کی بابت وہ خیال کرتے تھے جو ہم ابھی بیان کر چکے ہیں تو اُس کے شاگرد اس کے وجود میں وہ نشان بھی دیکھتے تھے جو فقیہوں اور فریسیوں اور حاکموں وغیرہ کی نظر سے پوشیدہ رہے تھے اور اُن لوگوں کیسا مختلف اختلاف رائے رکھنے پر آمادہ اور دلیر ہوئے اگرچہ شاگرد غریب اور عوام میں سے تھے لیکن یکسر اس طرح نکلگئی تھی کہ انہوں نے یسوع کو جان لیا تھا۔ باقی آئندہ۔

ویدک شائستگی

بقیہ

۱۹ - پہناوا

اور (۲) یہ کہ ویدک زمانے کی مستورات عمدہ عمدہ کپڑے اور زیور پہنتی تھیں یہ دونوں باتیں ان دنوں میں بھی جیسی کی تیسی اس دیس میں مروج ہیں۔

۲۰ - کھانا۔

کاشت کاری کے بیان میں دکھایا گیا کہ ویدک زمانے کی پیداوار زیادہ تر جو کی ہوا کرتی تھی۔ بابو رمیش چندر دت جو سے عام طور پر اناج سمجھتے ہیں جس میں گیہوں اور جو دونوں شامل ہیں۔ رگوید میں جابجا دہان کا ذکر ہے بابو صاحب سائنا چاریہ کی تفسیر کے مطابق دھان سے بھونا ہوا جو سمجھتے ہیں وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ رگوید میں ورہی (vrihi) یعنے چاول کا ذکر نہیں ہے سو اُن کے خیال میں دہان سے بھونا ہوا جو ہی مراد ہے دیکھو (See History of Civilization in Ancient India Vol. I صفحہ ۸۰)

ہم ویدک عالم نہیں ہیں لیکن ہم بابو صاحب کے رگوید بنگالی ترجمہ میں کہیں کہیں دودھ میں پکا اَن دیکھا (منڈل ۸، ۷۷، ۱۰) یہ کیا چیز ہے؟۔ ہمارے گمان میں یہ وہی چیز ہے جسے شمالی ہند میں کھیر کہتے ہیں۔ یعنے دودھ میں پکا ہوا چاول سو ورہی لفظ کے نہ ہونے سے چاول کے نہ ہونے کا قطعی ثبوت نہیں ملتا ہے۔

جس حال ہمارے باپ دادے ویدک زمانے میں کاشتکاری کو فخر کا پیشہ سمجھتے تھے اور کاشتکاری میں بہت مشغول بھی رہتے تھے تو اناج ہی انکی عام خوراک تھا۔ باقی آئندہ۔

ایک بڑی غلطی کی اصلاح

بقیہ

اس دلیل میں جس دعا کی طرف راقم مضمون کا رُخ ہے میں اس ہی کا فقرہ جو خداوند مسیح نے زبان مبارک سے نکالا ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔

"اُے میرے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے اور میری مرضی نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو" متی ۲۶: ۳۹۔ ۴۲ واضح ہو کہ خداوند مسیح میں دو ذاتیں تھیں (۱) شخصیت (۲) الوہیت مسیح نے اپنی زبان مبارک سے جو فقرہ اسی دعا میں نکالا وہ تقاضائے شخصی سے تھا اور چونکہ اُس نے جسم کے طور پر شریعت کے اصولوں کو پورا کرنا تھا لہذا وہ موت تک خدا کی فرمانبرداری کرتا رہا اور جب اس کے پکڑے جانیکا وقت قریب ہوا تو اُس نے صاف طور سے اپنے شاگردوں سے کہا "دیکھو وہ گھڑی آن پہونچی ہے کہ ابن آدم گنہگاروں کے حوالے کیا جائے" اور اس کے بعد ہی ہم خداوند مسیح کی گرفتاری دیکھتے ہیں لیکن اس دعا سے یہ مترشح نہیں کہ خداوند مسیح صلیب نہیں دیئے گئے جیسا کہ راقم مضمون کا خیال ہے خدا باپ بیشک بیٹے کی ذات شخصیت کو موت سے بچا سکتا تھا۔ مگر کفارہ اسی طرح پورا ہونا تھا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو مسیح میں فقط ذات الوہیت ہی رہتی اور شخصیت کا نام تک نہ ہوتا۔ پس کفارہ ہی دلیل مسیح کی ذات شخصیت کا ہے جس سے مسیح کے مخالف منکر ہیں۔

پھر راقم مضمون نے جو حوالہ عبرانیوں ۵: ۷ کا دیا ہے اور جس سے وہ مسیح کے بچائے جانے کو قطعی طور سے ثابت کرتا ہے وہ حقیقت میں راقم مضمون کی لاعلمی کو واضح کرتا ہے اس حوالے کا مطلب نہیں ہے

ہے کہ خدا نے مسیح کو یہودیوں کے ہاتھ سے بچایا اور صلیبی موت مرنے نہیں دیا بلکہ مسیح کشمیر میں جا کر فوت ہو گیا۔ اگر راقم مضمون اس حوالے کو مستند دلیل میں ثابت کرتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ اس سے تو کشمیری فسانہ بھی رد ہو جاتا ہے کیونکہ عبرانیوں ۵: ۷ میں مذکور ہے: اس نے اپنی بشریت کے دنوں میں زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا بہا کر اس سے دعائیں اور التجائیں کیں جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا اور خدا ترسی کے سبب اس کی سنی گئی۔ اب اگر اس آیت پر خیال کیا جائے اور عقل سے سوچا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے مسیح کو موت سے مرنے نہیں دیا بلکہ اس کو موت سے چھڑا لیا یعنی اس پر موت کی نوبت ہی نہیں پہونچی پس عام مسلمانوں کا خیال کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مرے نہیں بلکہ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے۔ بہ مطابق خیال و حوالہ راقم مضمون درست ٹھہریگا۔

اب میں مسیحی عقیدے کے مطابق اس حوالے کی تشریح کرتا ہوں اعمال ۲: ۲۷، ۲۸ میں مرقوم ہے:۔ ۔ ۔ تو میری جان کو عالم ارواح میں نہ رہنے دیگا اور نہ اپنے مقدس کے سڑنے کی نوبت پہونچنے دیگا۔ اس آیت سے یہ بات صاف طور سے عیاں ہوتی ہے۔ کہ خداوند مسیح اگرچہ گناہوں کے کفارہ دینے کے لئے صلیب پر مصلوب ہوئے اور قبر میں رکھے گئے جیسا کہ یونس نبی کی تمثال سے ظاہر ہے لیکن تیسرے دن وہ قبر سے جی اٹھے ان کے اس مقدس جسم کی جس میں کوئی گناہ پایا نہ گیا بلحاظ شخصیت کے خداوند نے سڑنے کی نوبت پہونچنے نہ دی اور نہ ہی اس کی روح مقدس عالم ارواح میں رہی یہ ہے عبرانیوں کے ۵: ۷ کا مطلب جس کی راقم مضمون نے خوب تفسیر کی ہے۔ صاحب یہ الہامی کلام ہے ہنسی نہیں ہے عقل کے ترازو میں خدا کے کلام کو تولنا بشریت کے دائرے سے بعید ہے یہ بغیر خدا کی طرف سے طاقت حاصل کرنے کے سمجھا نہیں جاتا۔

پھر راقم مضمون نے دلیل دیتے ہوئے خشکیہ کلام کیا ہے۔ کوئی ثبوت پیش نہ کیا بجز عبرانیوں ۵: ۷ کے جس کی تشریح مندرجہ بالا مرقوم ہے بس جبکہ راقم مضمون کو اپنی ہی دلیل پر بھروسہ نہیں تو کیونکر وہ اپنے دعوے کو ثابت کر سکتا ہے۔

اب ایک اور دلیل راقم مضمون نے مسیح کے نہ مرنے بلکہ غشی کی حالت میں رہنے کی دی ہے اور وہ یہ ہے حضرت مسیح صلیب پر بہت تھوڑا ہی وقت رہے حالانکہ صلیب کی موت آہستہ آہستہ واقعہ ہوتی تھی اور کئی کئی دن تک لوگ صلیب پر زندہ رہ جاتے تھے جن دو آدمیوں کو مسیح کے ساتھ صلیب پر چڑھایا گیا تھا وہ یقینی طور پر اس وقت تک زندہ تھے جب اتارے گئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دوسرے دو آدمیوں کی ٹانگیں محض اس لئے توڑی گئیں تا کہ موت کا تیقن ہو جاوے۔ مگر مسیح کی ٹانگیں نہیں توڑی گئیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ برچھے کو پسلو میں چبھونے سے خون نکلا جو صحیح علامت زندگی کی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ پیلاطوس کو بھی یقین نہیں آیا کہ مسیح اتنی جلدی مر گیا۔ (مرقس ۱۵: ۴۴)

دلائیل متذکرہ بالا میں راقم مضمون کی عجیب منطق دیکھ کر مجھے ہنسی آتی ہے جو اس نے اپنا الو سیدھا کرنے میں عمل میں لائی ہے خداوند مسیح جتنی دیر صلیب پر رہے اس عرصے میں وہ جاں بحق ہو گئے تھے۔ جیسا کہ لکھا ہے یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر دم دیدیا (مرقس ۱۵: ۳۷) یہ بیان فقط مرقس کی انجیل ہی میں نہیں بلکہ متی۔ لوقا اور یوحنا میں بھی پایا جاتا ہے۔ یوسف نے جو ارمتیہ کا رہنے والا تھا۔ خداوند مسیح کی لاش کو پیلاطوس سے اس وقت مانگا۔ جبکہ مسیح کی جان نکل چکی تھی۔ اور اس میں شک نہیں کہ پیلاطوس نے مسیح کے بہت جلد مرنے پر تعجب بھی کیا بلکہ اسکو اس بات کا شک بھی ہو گیا ہوگا کہ مسیح اتنی جلدی نہیں مرا تب ہی تو اس نے اپنے صوبہ دار کو بلا کر اس سے پوچھا کہ کیا مسیح کو مرے دیر ہو گئی کیونکہ قاعدہ تھا کہ تازہ مردے کی لاش کو جلد اس کے لواحقین کے سپرد نہیں کرتے۔ باقی آئندہ

شروع کرنے کا طریقہ

آپ کو یقیناً لقمان کی وہ حکایت یاد ہوگی جس میں اس بات کا ذکر ہے کہ ایک آدمی کی دو بیویاں تھیں ان میں سے ایک جوان تھی اور دوسری بوڑھی جوان بیوی تو اپنے خاوند کو اپنی مانند جوان بنانے کی خواہش مند تھی پس وہ اس کے ہر ایک سفید بال کو جو اس کے سر میں آتا تھا۔ نوچ ڈالتی تھی لیکن بڑھیا اپنے خاوند کو اپنی مانند بڈھا اور سنجیدہ دیکھنے کی آرزو رکھتی تھی وہ اس طرح کہ ہر ایک سیاہ بال کو جو اس کی جوانی کی علامت تھا اکھاڑ ڈالتی تھی ان دونوں کی کوشش کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس بچارے کا سر بالکل صاف ہو گیا۔

یہ قصہ ہندوستان کے نوجوانوں پر بھی عاید ہو سکتا ہے۔ ان کے دل بھی مذہب کے بارے میں دو متضاد رایوں کے بس میں ہیں ایک طرف تو وہ اپنے آباؤاجداد کے مذہب میں یقین نہیں رکھتے اور اکثر اس سے بالکل ناواقف ہیں۔ دوسری جانب ان کو اس بات کا بھی یقین نہیں ہے کہ کوئی اور مذہب بھی ہے جو ان کے مذہب سے زیادہ سچا اور تسلی بخش ہے نتیجہ یہ ہے کہ وہ نہ تو اس طرف کے ہیں اور نہ اس طرف کے ہیں یا یوں کہئے کہ حقیقت میں ان کا کچھ مذہب نہیں ہے البتہ وہ مروجہ دستوروں اور رسموں کو بجا لاتے ہیں اور اگر وہ اس سے غفلت کریں تو ان کو دہریہ قرار دینا پڑے لیکن حقیقت یہ ہے نہ ان کا ان میں کچھ ایمان ہے اور نہ ہی یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ان کو خدا کے نزدیک لائیں گے۔

میری رائے میں اس سے زیادہ افسوسناک بات آدمی کے لئے اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ اس کا خدا کے اوپر کچھ حقیقی اعتقاد نہ ہونے سے ایسا اعتقاد نہ ہو کہ جس سے اس کے چال چلن پر نیک اثر پڑے اور جس

سے اس روحانی زندگی میں مضبوطی پیدا ہو تاہم میں خیال کرتا ہوں کہ ہندوستان میں سینکڑوں آدمی اس قسم کے ہوں گے۔ میرے دوستو تم اپنی گفتگو یا مذہبی معاملات میں ظاہری سرگرمی ظاہر کرنے سے مجھ کو دھوکا نہیں دے سکتے اصل بات کو بدل نہیں سکتے سچ کو چھپا نہیں سکتے۔ ممکن ہے کہ آدمی مذہب کی نسبت ایسی آسانی سے گفتگو کر سکے جیسا کہ تواریخی معاملات کو آسانی سے بیان کر سکتا ہے مگر اس سے بے بہرہ ہو۔ میری نصیحت آپ کے لئے صرف یہی ہے کہ کچھ حاصل کرو مذہب کے طور پر کچھ حاصل کرو ایسی صداقت اور ایمانداری سے قبول کرو کہ آپ کی زندگی میں کچھ تغیر پیدا کر دے۔ خدا کے بغیر آپ کچھ نہیں کر سکتے۔ اسے ضرور حاصل کرو۔ لاپرواہی کو چھوڑ دو۔ اپنی تمام طاقت کو خدا کے ذاتی خواص کی پہچان میں صرف کرو۔ آپ کے لئے ہندوستان کے بڑے شاعر کا کلام کی یہی نصیحت ہے جسم کیسی ہی بری حالت میں ہو تکلیف کیسی ہی ہو لیکن خدا کو دل میں رہنے دو کلام نے کہا کہ جسم بیشک فانی ہے۔ خدا کو ڈھونڈو خدا اس میں ہے۔

کتنی بار اس نے اس بات پر زور دیا۔ بہت لوگ اس کی نظم کی قدر کرتے ہیں۔ مگر اس کے کلام کے ماننے میں قاصر ہیں۔

لیکن اگر آپ مجھے پوچھیں کہ میں خدا پر اعتقاد کس طرح سے شروع کروں تو میرا جواب ضرور یہی ہوگا کہ جو کچھ آپ کے پاس ہے اسی سے شروع کرو خواہ وہ کیسا ہی ادنے کیوں نہ ہو۔ اور اس طرح سے آپ زیادہ حاصل کر سکو گے۔

بڑی بات تو قدم بڑھانا ہے گناہ سے توبہ کرو اور خدا کی مرضی بجا لانے کے لئے رضامند ہو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ کو کامیابی نصیب ہوگی۔ اور ایمان حاصل ہوگا۔

میں نے ایک اخبار میں پڑھا کہ ایک مسافر ملک امریکہ کی ریل گاڑی کے انجن میں سوار ہونے کو جا رہا تھا عین اسوقت جبکہ گاڑی کے روانہ ہونیکا وقت تھا اس ڈرائیور نے فائرمین سے یہ پوچھا تھا کہ کیا ہمارے پاس روانہ ہونے کے لئے کافی بھاپ ہے؟ فائرمین نے جواب دیا ہاں بھاپ ہے۔ مسافر نے بھاپ کی مقیاس دیکھی کہ کل بھاپ کی مقدار صرف ۴۰ پونڈ تھی۔ حالانکہ انجن کے بائیلر میں ایک سو چالیس پونڈ کی گنجائش تھی۔ اس کو تعجب ہوا کہ اتنی تھوڑی بھاپ کیوں کافی سمجھی گئی۔ مگر ریل گاڑی ابھی سات میل بھی نہیں گئی تھی کہ اس نے بھاپ نکلتے ہوئے دیکھا اب اس کو معلوم ہو گیا کہ انجن چلتے وقت حالت سکون کی نسبت زیادہ تیزی سے بھاپ نکالتا ہے مذہب کا بھی بالکل یہی معاملہ ہے سوال یہ نہیں کہ آیا میرے پاس اتنے اصول ہیں جو میری تمام زندگی کے لئے کافی ہو سکیں گے بلکہ یہ کہ کیا میرے پاس شروع کرنے کے لئے کافی اصول ہیں خدا آپ کو اسباب کے معلوم کرنے میں مدد دے کہ جو کچھ اب آپ کو کرنا لازم ہے وہ یہ ہے کہ آپ راہ راست میں قدم ماریں آپ زور قدم تو بڑھائیں روشنی طاقت اور ایمان بھی آ جائیں گے۔

اس بات کو خاص طور پر ادا کرنے کے لئے اپنے دل سے پوچھو کہ در حقیقت میں کس چیز پر اعتقاد رکھتا ہوں شاید آپ کے لئے یہ بہتر ہو کہ ایک پرزہ کاغذ لیکر اس پر اپنے جملہ اعتقاد لکھ لیں۔ آپ ایک پاک محبت کرنے والے منصف و دانا خدا پر اعتقاد رکھتے ہیں جو دنیا کا اخلاقی حاکم ہے آپ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ راستی اور ناراستی میں آسمان زمین کا فرق ہے۔ آپ یہ اعتقاد بھی رکھتے ہیں کہ خدا کو اپنے سارے دل و جان سے پیار کرنا چاہئے اور اپنے پڑوسی کو ایسا جیسا کہ اپنے آپ کو شاید آپ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ آپ کی حالت آئندہ زندگی میں آپ کی موجودہ زندگی کے چال چلن پر منحصر ہے اگر آپ ان سب باتوں پر اعتقاد رکھتے ہیں تو کیا آپ کو کسی اور بات کا شروع کرنا لازم نہیں ہے؟ کیا آپ کے نزدیک یہ بات اچھی معلوم نہیں ہوتی کہ آپ دعا میں خدا کے سامنے اپنا دل کھول دیں اور اس کی بہت اچھی طرح جاننے کی کوشش کریں؟ کیا آپ اپنی زندگی کا معائنہ کر کے یہ دریافت کرینگے کہ اس میں درستی کی ضرورت کس جگہ ہے؟ کیا آئندہ جہاں کی طاقت آپ کو سر ورنہ دیگی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کے چال چلن کا نشوونما خدا کی صحبت کی نسبت شیاطین کی صحبت کے زیادہ لائق ہو جاوے۔

اب میرا پیغام یہ ہے خواہ آپ کا نام کچھ ہی کیوں نہ ہو یا آپ کسی قسم کے بیرونی قواعد اور اطوار کے پابند کیوں نہ ہوں خواہ آپ پارسی ہوں یا ہندو یا عیسائی یا مسلمان آپ کو چاہئے کہ ایسے بڑے اصولوں کو در حقیقت اپنے دل میں اثر کرنے دیں اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس بات کا وقوع تو بالکل یقین ہے اور آپ کو بہت جلد معلوم ہو جائیگا کہ آپ کیسے گمراہ اور کیسے بیکس ہیں اور اب آپ جبکہ روحانی امداد کی تلاش کرتے ہیں ایک ہی نجات دہندہ کی نہایت ہی سخت ضرورت محسوس ہوتی ہے تو مجھے نہایت سرگرمی سے عرض کرنے دیں کہ آپ کسی قسم کے خوف کسی قسم کے تعصب کسی قسم کی بے ایمانی کو اپنے آپ پر اتنا قبضہ نہ کرنے دیویں کہ وہ آپ کو یسوع مسیح کی مدد حاصل کرنے سے باز رکھے وہ خدا کو جانتا تھا اور مانتا تھا وہ بھی ایسے طور پر کہ آج تک کسی کو رتبہ نصیب نہیں ہوا اس نے ہزارہا آدمیوں کے جن کے دل ایسے ہی تاریک تھے جیسا آپ کا ہے مدد دی ہے لیکن ایسا نہ ہو کہ آپ کو کوئی چیز اس کے حاصل کرنے سے روکے اس لئے آگے قدم بڑھاؤ کہ خدا آپ کو سچائی روشنی خوشی اور طاقت میں ہو بخشا دے ✦

کلکتہ میں ہندوستان کے

مختلف مذاہب کا جلسہ

بقیہ

تھیاصوفی

کے متعلق بابو جوگندر ناتھ بسو ساکن کلکتہ کا مضمون مقرر تھا۔ مگر نہ معلوم کس لئے اس کا پڑھا جانا بھی اسوقت موقوف کیا گیا۔ اس وقت پانچ بج چکے تھے حاضرین تھکے ہوئے تھے کئی لیکچروں کی نسبت بہت بدمزگی پیدا کردی تھی ایسی حالت میں دیوسماج کے ڈیلیگیٹ سے کہا گیا کہ وہ:-

دیودھرم

کے متعلق مضمون پڑھکر سنائے کہ جو دیو کی طرف سے اس موقعہ کے لئے بھیجا گیا تھا۔ طبعاً ایسے ناموافق وقت، اور حالت کے اندر اس نے اس مضمون کے پڑھنے میں تامل ظاہر کیا اور اس کے اگلے دن پر رکھے جانے کے لئے التجا کی۔ مگر آنریبل مہاراجہ صاحب دربھنگہ اور بابو شاردا چرن متر نے اس کے اس وقت پڑھے جانے کے لئے اصرار کیا کہ جس پر اپنے جیون داتا بھگوان کا دھیان اور اپنے دل میں سہائے پرارتھنا کرکے ڈیلیگیٹ مذکور مہاراجہ بہادر کے پاس جا کھڑا ہوا۔ اور مہاراجہ بہادر شاہی ڈیلیگیٹوں لیڈیوں اور حاضرین جنٹلمینوں کو مخاطب کرکے اس نے بیان کیا کہ وقت تنگ اور لوگ تھکے ہوئے اور سبھا اور کمیٹی کی آگیا پالن کرنا میرا فرض ہے۔ دیودھرم ایک بالکل نئی مذہبی سسٹم ہے کہ جو دنیا کے کل مذاہب سے نرالی بنیاد پر قائم ہے اس لئے میں نے یہ مناسب سمجھا کہ اس کی خصوصیت کو واضح طور سے آپ کے سامنے لانے کے لئے پہلے دنیا کے کل بڑے بڑے مذاہب کی بنیادی اصولوں کا آپ کے سامنے ذکر کروں مگر اب میں نے وقت کی تنگی کا خیال کرکے اپنے مضمون میں سے قریباً ۱۹ صفحوں کا مطلب صرف ایک صفحے میں لکھا کر دیا ہے اور یہ سارے صفحے میں ایک طرف رکھتا ہوں۔ اس پر تھکے ہوئے حاضرین نے متوجہ ہوکر بہت خوشی کی تالیاں بجائیں۔ تالیوں کی آواز ختم جانے پر مقرر اس نے کہا کہ میں اس کے عوض میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ بھی اپنی توجہ کو ایسے ناموافق وقت میں جسقدر ممکن ہے یکسو کریں کیونکہ عجب نہیں کہ آپ کو اس وقت کوئی ایسی چیز مل جاوے کہ جو آپ کے وچار وار ادھین کے لئے اور اپنی زندگی میں لابھ اُٹھانے کے لئے سب سے ضروری تھا ہو۔

اس کے بعد انہوں نے دنیا کے مختلف مذاہب کا ذکر کرکے کہا کہ کیونکہ ان میں سے سب کے سب کی بنیاد اس یا اگلی دنیا میں سکھ آنند یا شانتی کی پراپتی اور دکھ سے نجات حاصل کرنے پر ہے اور اگرچہ انسان بیشک طبعاً سکھ کا ابھلاشی ہے اور دکھ سے بھاگنے والا ہے لیکن یہ صاف ظاہر ہے کہ محض سکھ کا حاصل کرنا زندگی کا سب سے اعلیٰ مقصد قرار دینا انسان کو کہیں کا کہیں لے جاسکتا ہے اور نہ صرف سخت دکھوں اور عذابوں کا بلکہ کیا اپنے لئے اور کیا اوروں کے لئے طرح طرح کے نقصان پہونچانے کا موجب ہوتا ہے اس کے علاوہ نہ صرف انسان کے مذہب کی علت غائی سکھ دکھ سے نجات اور آنند کی پراپتی قرار دینے میں غلطی کھائی ہے بلکہ اس مقصد کے حصول کے لئے اور مذہبی عمارت کی بنیادیں اور دیواریں کھڑی کرنے کے لیے اپنی قوت واہمہ کو اسقدر وسیع دخل دیا ہے کہ جس کا کچھ حد حساب نہیں ہے اور اس لئے نہ صرف مذہب کے نام سے طرح طرح کی غلط اور مضر تعلیم مروج ہوگئی ہے بلکہ اس کے اس قدر اختلافات اور ایک دوسرے سے اس قدر کدورتیں پھیل گئی ہیں اور دھرم کے نام سے اس قدر مضر تعلیم دی گئی ہے کہ جس سے انسانیت کا بیشمار نقصان ہوا ہے لیکن انسان کی ابتدائی حالت میں سوائے اس کے کوئی چارہ بھی نہ تھا کہ وہ ایسی منزلوں کے اندر سے گذرتا۔ انسانی زندگی کے ہر ایک صیغے میں ہم ادنےٰ سے اعلیٰ کی طرف بکاش کا سلسلہ دیکھتے ہیں اور جس سے کمسٹری کے سائنس سے پہلے تانبے سے سونا بنانے کا دعویٰ کرنیوالے کیمیاگروں کا جوتش ودیا کی سائنس سے پہلے طرح طرح کی ترکیبوں سے گرہوں کی چال کو بدل دینے کا دعویٰ کرنیوالوں کا پیدا ہونا لازمی تھا اس طرح مذہبی دنیا کے اندر بھی بگیان مولک دھرم سے پہلے کلپناؤں پر مبنی مذاہب کا ظاہر ہونا ایک لازمی تھا اور جس سے پرکرتی کے بکاش کے کرم میں ایک خاص قسم کی دماغی طاقتوں کو لیکر پیدا ہونے والے نیوٹن اور گلیلیو جیسے ایک ایک شخص نے ظاہر ہوکر ہی ریاضی اور جوتش ودیا وغیرہ کے متعلق وہ وہ صداقتیں ظاہر کی ہیں، جو ان سے پہلے کوئی اور نہ کرسکا تھا ایسا ہی آتما کے بکاش کرم میں اپنے بہتیر مخصوص طاقتیں لیکر اور آتما کی پرنالک کٹھن کو پراپت ہوکر ہی سری دیوگورو بھگوان نے دھرم کی وہ ستہ ادو بگیان مولک بنیاد معلوم اور ظاہر کی ہے کہ جو ان سے پہلے آجتک کسی اور مہا پرش نے نہیں دیکھی اور نہیں ظاہر کی تھی سوال ہو سکتا ہے کہ وہ کونسی مخصوص روحانی طاقتیں ہیں کہ جن کے شری دیوگورو بھگوان کے آتما میں ظاہر ہونے پر اُن کے آتما نے پورنانگ کٹھن پراپت کی ہے یہ مخصوص طاقتیں ستہ اور ہت کا پورن انوراگ اور اَسَت اور اہت کا پورن ورانگ کی نادر اور لاثانی

دو پردے اور اُٹھ گئے

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نہ نکلا

آریہ گزٹ لاہور مطبوعہ ۲۳ جون ۱۹۰۶ کے پرچے میں ایک نوٹ بہ عنوان "ایک اور پردہ اُٹھ گیا" درج ہے جس میں اخبار مذکور نے مسز اینی بیسنٹ صاحبہ پر طعن توڑتے ہوئے ناحق غریب عیسائیوں پر بے جا حملہ کیا ہے۔ اور ہندوؤں کی سادہ لوحی بیان کرکے اپنا الّو سیدھا کرنے کی خوب ٹھانی ہے خیر یہ کوئی نئی بات نہیں ہے صدیوں سے مسیحی دھرم کے مخالفوں کا یہی عندیہ رہا ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح مسیحیوں کو بدنام کرتے چلے آئے ہیں اور جس زمانے میں ویدک دھرم کا وجود بھی نہیں تھا اس زمانے میں بھی بے چارے قابل رحم مسیحی انہی باتوں سے ستائے جاتے تھے پس اگر آج آریہ گزٹ ہندوؤں کو بھولا بنا کر عیسائی فرقے کی کامیابی پر رشک کھاتا ہے تو کوئی انوکھی بات نہیں ہے مگر ہاں

ایک انوکھی بات

اس نوٹ میں جو میری نظر سے گذری وہ مسز اینی بیسنٹ صاحبہ کی نسبت ہے چنانچہ اخبار مذکور تحریر کرتا ہے کہ بنارس میں ہندو سنٹرل کالج بنانے پر ہندو لوگوں نے جانا تھا کہ یہ ودیا کی دیوی سا کششات ہمارے لئے ودیا دھن کو لیکر آئی ہے۔ اور ہمارے بچوں کو دھارمک اور ودوان بنانے میں ایک اچھا اوزار ثابت ہوگی لیکن تھوڑے دن ہوئے بمبئی کے روزانہ اخبار "راشٹرمت" نے اپنے ایڈیٹوریل کالم میں ایک مضمون "سادھو دھان ہو جاؤ" لکھا یہ مضمون سر اے۔ ٹی۔ ارنڈوں کے اس لکچر کی بنا پر لکھا گیا تھا۔ جو انہوں نے ولایت میں دیا تھا۔ اس مضمون میں یہ بتلایا گیا ہے کہ ہندو کالج بنارس میں بالکل عیسائی دھرم کی تعلیم اور سکھشا دیجاتی ہے جو لوگ اپنے دھرم کی رکھشا چاہتے ہیں۔ وہ سادھودھان ہو جائیں وغیرہ وغیرہ" اس اقتباس پر جو حاشیہ آریہ گزٹ نے چڑھایا ہے اُس کے پڑھنے سے ہر ایک شخص ورطۂ حیرت میں آسکتا ہے کہاں مسز اینی بیسنٹ صاحبہ کہ جن کا لکچر سننے کے لئے ہزاروں ہندو جوق جوق جمع ہوتے تھے اور ان کو اپنے مذہب کا ایک رکن عظیم سمجھتے تھے اور کہاں آج یہ بات منکشف ہو رہی ہے کہ وہ سراسر ہندوؤں کو دھوکا دے رہی ہے اور جو کچھ کر رہی ہے اس میں مسیحی رنگ پایا جاتا ہے چنانچہ یہ بات اخبار مذکور کی اس تحریر سے صاف مترشح ہوتی ہے" ہندو بھائیو ذرا دھیان سے دیکھو کس طرح تمہیں مٹھائی میں زہر دیا جا رہا ہے تمہاری ودیا کی دیوی کی چال کا ایک اور پردہ اُٹھ گیا ہے اور نہ معلوم ابھی اس دھیچر عورت نے کیا کچھ بھیس بدلنے ہیں ہوشیار ہو مبادا عیسائیت کا زہر بلا اثر امرت کے ساتھ تمہارے اندر جذب نہ ہو جائے" اس اقتباس پر غور کرنے سے ایک نہیں بلکہ

دو پردے اُور اُٹھ گئے

اوّل پردہ تو یہ اُٹھ گیا کہ مسز اینی بیسنٹ صاحبہ اب تک جو کچھ ہندوؤں کے لئے کرتی رہی ہے اُس کی تہ میں ضرور مسیحی مقصد تھا اسی لئے آریہ گزٹ نے اس کا ہندو کمیونٹی میں رہنا سخت مضر بتلایا ہے معلوم ہوتا ہے کہ آریہ گزٹ نے پورے طور سے ان پر مسیحی ہونے کے لقب کو عاید کرکے ناحق کرسچن کمیونٹی کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور اپنی بھیبھتہ تحریر سے پبلک کو مغالطے میں ڈال دیا ہے دوسرا پردہ جو مسز اینی بیسنٹ صاحبہ نے ہندو کمیونٹی میں رہ کر اٹھا دیا ہے وہ نہایت ہی قابل غور ہے اور اگر سچ پوچھو تو اس امر میں مسز اینی بیسنٹ صاحبہ نے ہندو کمیونٹی پر بڑا احسان کیا ہے۔ کہ مسیحی تعلیم کو ہندو کالج میں جائز قرار دیا۔ اور اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ مسز اینی بیسنٹ صاحبہ نے بائبل مقدس سے بڑھکر دنیا میں کوئی ایسی اخلاقی کتاب نہیں پائی ہوگی جو کہ انسان کی زندگی کے لئے مفید ہو پس اگر انہوں نے بائبل کی تعلیم کو مقدم ٹھہرایا ہے تو کونسا قصور کیا ہے اُن کے خیال میں ویدک تعلیم انسان کی اخلاقی حالت کی کمی کو پورا نہیں کرسکتی ہوگی۔ اس کا فیصلہ ہندو کمیونٹی اور مسز اینی بیسنٹ صاحبہ خود ہی کریں مگر پبلک پر تو یہ بات ظاہر ہوگئی ہے کہ ویدوں سے بڑھکر بائبل مقدس کی تعلیم ہے اور اخلاقی حالت کے درست کرنے کے لئے یہی ایک اعلیٰ کسوٹی ہے۔

ہندو بھائیو۔ مسز اینی بیسنٹ صاحبہ کا احسان مانو جنہوں نے ایسی اخلاقی حالت کے درست کرنے والی کتاب مقدس کی تعلیم کو تمہارے کالج میں جائز قرار دیا ہے دنیا میں اس سے بڑھکر اور کوئی کتاب ایسی نہیں ہے جو انسان کو راہ راست پر چلا سکے پس جہاں تک ممکن ہو تمہیں واجب ہے کہ اپنے سکولوں میں بھی اسی مقدس کتاب کی تعلیم کو جائز قرار دو جس سے تمہاری آنیوالی قوم "مین آف کیریکٹر" بنکر ملک ہند کے لئے فائدہ مند ہو۔ یاد رکھو بائبل مقدس کی تعلیم کا اثر زہر دار نہیں ہے بلکہ سراسر امرت ہے۔ زندہ کلام ہے جو کہ ہر مردہ جان کو زندگی بخشتا ہے بائبل مقدس کی مخالفت کرنا گویا اوڑ سے دشمنی رکھنا ہے میرے خیال میں مسز اینی بیسنٹ صاحبہ ہندو کالج کی خدمت اس طریق میں زندگی کے اعلیٰ معیار کے مطابق کر رہی ہے تمام ہندو جاتی کو اس کی تقلید کرنی واجب ہے لیکن اب

سوال لازم آتا ہے

کہ اس ہندو کالج میں عیسائی دھرم کی تعلیم اور سکھشا کس طرح دیجاتی ہے؟ اسکا جواب آریہ گزٹ نے بالکل نہیں دیا۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر وہ تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے طریق کا بھی ذکر کردیتا۔ کیا وہاں عیسائی اوستاد اس تعلیم

کے لئے مضر ہیں؟ اگر نہیں ہیں تو وہ گزٹ کا شور مچانا بے فایدہ ہے کیونکہ بغیر عیسائی اوستادوں کے بائبل مقدس کی تعلیم کو سمجھنا اور اور سمجھانا بہت ہی مشکل ہے اغلب ہے کہ جن استادوں کے ذریعے عیسائی دہرم کی تعلیم ہندو کالج میں دیجاتی ہے وہ بہتر نتیجے پیدا نہ کرے اور اگر عیسائی دھرم کی تعلیم کا ہندو کالج میں جائز رہنا ہی دلوں کے تسخیر کرلینے کا باعث ہے تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ عیسائی دہرم کی تعلیم حقیقت میں ایک زندہ تعلیم ہے جو اپنے زندہ اثر سے بہت جلد لوگوں کے دلوں پر قبضہ کر لیتی ہے بہر حال اس کی زندہ تعلیم کے اثر کو روکنا ہر ایک مخالف کے لئے نہایت ہی مشکل ہے۔

راقم تائب لودیانوی۔

سلطانان ٹرکی جو معزول ہو چکے

سلطانان ٹرکی کی معزولی کوئی نئی بات نہیں ہے اسی سلطنت میں معزول سلطان عبدالحمید خاں سے پہلے دس بادشاہ معزول ہو چکے ہیں اور سلطان عبدالحمید خاں کا گیارہواں نمبر ہے (۱) سلطان مصطفے اول کمی لیاقت اور سادہ لوحی کے سبب سے معزول ہوئے۔ (۲) سلطان عثمان خاں ثانی اس سبب سے معزول کئے گئے کہ وہ حج کو جانا چاہتے تھے۔ اور قوم اس بات کو پسند نہ کرتی تھی شیخ الاسلام نے فتوٰی دیدیا تھا کہ حج تم پر سے ساقط ہے مگر سلطان نے تسلیم نہ کیا اور اپنی ضد پر اڑے رہے دشکل شیخ الاسلام بھی جیسے ہوتے ہیں جیسیا علما کا رنگ دیکھتے ہیں ویسے ہی فتوٰی بھی دیدیا کرتے ہیں) (۳) سلطان مصطفے اول دوبارہ تخت پر بٹھائے اور پھر سابقہ وجہ سے معزول کئے گئے (۴) سلطان ابراہیم بیوقوفی کیوجہ سے معزول کر گئے (۵) سلطان محمد چہارم ہمیشہ شکار میں مصروف رہتے تھے اور فضول وقت ضائع کرنیکیوجہ سے معزول کئے گئے۔ (۶) سلطان مصطفے ثانی بطرس میں شکست پانیکی وجہ سے معزول کئے گئے (۷) سلطان سلیم ثالث سلطان مصطفی چہارم سلطان سلیم کے قتل کے الزام میں معزول کئے گئے (۸) سلطان عبدالعزیز تمرد باغ کی وجہ

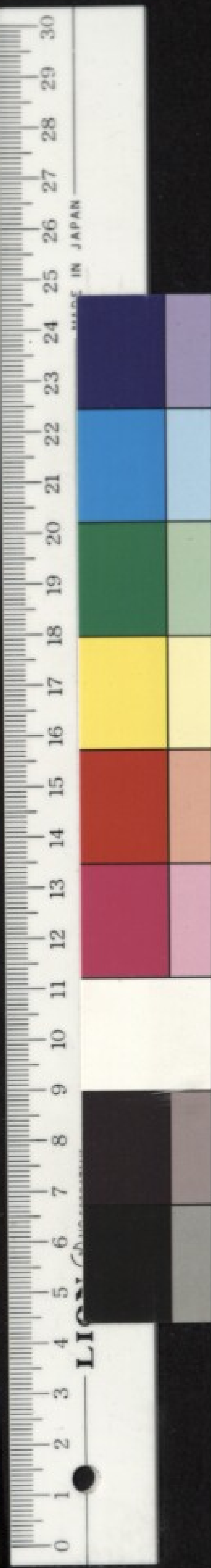
انتخاب الاخبارات

کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی

ہندوستانیوں کو اگر ترقی کرنیکا موقعہ دیا جاوے تو وہ مقابلہ کی دوڑ میں کسی سے پیچھے رہنے والے نہیں ہیں۔ اس دعوٰی کی تائید میں جہاں وقتاً فوقتاً کئی واقعات پیش کئے گئے ہیں وہاں مندرجہ ذیل واقعہ بھی اپنی اہمیت کے لحاظ سے کسی سے کم نہیں فیروزپور کے ضلع میں موگہ ایک معمولی قصبہ ہے جہاں چند سال ہے ایک نوجوان لالہ متھرا داس ہاسپٹل اسسٹنٹ کو وہاں کے مقامی شفاخانے کا چارج دیا گیا اس شفاخانے میں دوسرے عام شفاخانوں کی طرح آنکھوں کی بیماری کے علاج کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ نہ یہاں آنکھوں کے بیمار خاص طور پر علاج کے لئے آیا کرتے تھے لیکن لالہ متھرا داس نے اپنے طور پر آنکھوں کی بیماریوں کے علاج میں آنکھوں پر عمل جراحی کرنے اور خصوصاً موتیا بند کے اپریشن کرنے میں آہستہ آہستہ یہاں تک کمال حاصل کیا ہے کہ گذشتہ سال سارے ہندوستان میں سوا ایک ڈاکٹر کے کسی ڈاکٹر نے خواہ وہ انگریز ہو۔ یا ہندوستانی کیٹاریکٹ یعنے موتیا بند کے اس قدر اپریشن نہیں کئے جس قدر اس معمولی نوجوان ہاسپٹل اسسٹنٹ نے کئے ہیں۔ لاہور میں آنکھوں کی بیماریوں کا علاج وسیع پیمانے میں کیا جاتا ہے لیکن یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس کالج کا کوئی پروفیسر یا پرنسپل یا ڈاکٹر بھی گذشتہ سال موتیا بند کے اس قدر اپریشن نہیں کر سکا۔ جسقدر لالہ متھرا داس نے کئے ہیں۔ میڈیکل کانگرس بمبئی کی طرف سے انہیں خاص دعوت دی گئی تھی جس میں وہ شامل ہوئے اور جہاں آپ نے اپنے تجربات کی بنا پر امراض چشم کے متعلق ایک پیپر پڑہا جو نہایت پسند کیا گیا گورنمنٹ پنجاب نے بھی لالہ متھرا داس کے اس کمال کو تسلیم کیا ہے اور پچھلے دنوں فیروزپور میں ایک عام جلسہ میں لاٹ صاحب پنجاب نے اپنے ہاتھ سے ایک سنہری گھڑی قریباً پانصد روپیہ قیمت کی عطا کی ہے اب صدہا میل سے لوگ لاہور کو چھوڑ کر بھی موگہ میں علاج چشم کے لئے جاتے ہیں اور یہ ایک پنجابی نوجوان کی ایسی کامیابی ہے جس پر تمام پنجاب کو فخر ہونا چاہئیے۔ (ہندوستانی)

ایک نئی قسم کی دھوکا بازی

حق پسند کا ایک لوکل نامہ نگار ذیل کی خبر دیتا ہے وہ لکھتا ہے کہ سنا گیا ہے کہ سدا نند نامی ایک شخص کابل کی طرف کا رہنے والا بابا جیت سنگھ سری والے کے ہمراہ چند یوم سے امرتسر میں آیا ہوا ہے اس نے اپنی شادی کے واسطے چند آدمیوں کو کہا کہ اگر کچھ روپیہ خرچ ہو کر میری شادی ہو جائے تو اچھا ہے بابا جیت سنگھ نے اس بات میں بہت کوشش کی آخر ایک جگہ ان کو مل گئی۔ قریب سات سو روپیہ لڑکی والوں نے لینا منظور کیا۔ ایک بڑھیا کو لڑکی کی والدہ بنایا گیا سدا نند نے بازار سے کپڑے اور زیور خریدا۔ اس لڑکی کو پہنائے اور ۲۵ اپریل کو سکھہ دہرم کے مطابق اس کی شادی کر دی گئی اس میں کئی آدمی اور بابا جیت سنگھ بھی شامل تھے۔ رات کو اس لڑکی نے سدا نند سے سونے کے بٹن جو اس کی قمیض سے لگے ہوئے تھے۔ مانگ کر خود پہن لئے ۲۶ اپریل کی صبح کو نو بجے دربار صاحب کے جانے کے بہانہ سے لڑکی اور



اُس کا بھائی ایسے غائب ہوئے کہ اب تک ان کا پتہ نہیں چلتا ادھر سدانند غریب اپنی قسمت کو زار زار رو رہا ہے کہ میں نے عجیب طرح کی شادی کی ہے اور جبکہ اس نے اپنے پشاوری رشتہ داروں کو بھی اپنی شادی کی خبر بذریعہ تار بھیج دی تھی کہ میں شادی کر چکا ہوں اور جلد آنیوالا ہوں۔ تم ایک ڈولا لیکر سٹیشن پر موجود رہنا۔ ادھر بیچارے پشاوری انتظار میں ہیں کہ کب معہ دولہن سدانند آتا ہے۔

ایک پاگل باغیانہ لکچر کے جرم میں۔

کچھ ہفتے گذرے پولیس مجسٹریٹ علی پور کے سامنے کیدار ناتھ بوس کو دوبارہ لایا گیا۔ یہ وہی شخص ہے جو کالی گھاٹ پر مغویانہ تقریر کرتا ہوا گرفتار کیا گیا اور کچھ عرصے کے لئے ڈاکٹر ان کے معائنہ کے لئے رکھا گیا تھا ڈاکٹروں نے رپورٹ کی ہے کہ وہ خطرناک پاگل ہے اس لئے اُسے پاگل خانہ میں رکھا جاوے پولیس نے اس کے بھتیجے جوتندرو ناتھ رائے ڈپٹی مجسٹریٹ کھلنا سے اس کے متعلق دریافت کیا جس کے جواب میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ وہ کئی دفعہ اس کو اپنی زیرنگرانی رکھنے کی کوشش کر چکے ہیں لیکن وہ بھاگ جاتا ہے اب وہ اس کے معاملے میں دخل اندازی کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ مجسٹریٹ نے میڈیکل رپورٹ معہ اپنی اس سفارش کے کہ ملزم کو پاگل خانہ میں رکھا جانا چاہیے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس بھیجدی۔ جس پر مجسٹریٹ صاحب نے حکم دیدیا ہے کہ ملزم کو پاگل خانے میں رکھا جاوے اور اس کے تمام اخراجات پاگل کے رشتہ داروں سے وصول کئے جاویں۔ اس طرح پر اس مقدمہ کا فیصلہ ہوگیا ہے۔

پورانک ہندوؤں کا لبانوں کو شدھ کرنا

ہوشیار پور میں رہتیوں کے شدھ کرنیکا ذکر جن کو آریوں نے شدھ کیا تھا اخبارات میں ہو چکا ہے اب ہمعصر آریہ گزٹ خبر دیتا ہے کہ قصبہ ماچھیواڑہ کے نزدیک سات گاؤں میں لبانے قوم کے باشندے رہتے ہیں جو فی الحال ہندوؤں نے اپنے میں ملائے ہیں اور قریب ہزار آدمی شدھ کئے گئے ہیں یہ لوگ نہ ہندو تھے اور نہ مسلمان۔ بلکہ وہ ایک قسم کے نیچ ذات والے گنے جاتے تھے پر اب ہندوؤں نے ان کو اپنے میں ملا لیا۔ یہ کام وہی ہے جو آریہ کرتے تھے اس پر آریہ اخبار لکھتے ہیں کہ "جادو وہ جو سر پر چڑھ کر بولے"۔ اب خود بھی ہندوؤں نے اپنا منہ بند کروالیا۔

ہندوستان کا جھنڈا

لارڈ ایمپتھل نے تجویز کی ہے کہ ہندوستان کا ایک خاص جھنڈا ہونا چاہیے کیونکہ تمام دنیا کی سلطنتوں اور ریاستوں تک کے علیحدہ علیحدہ جھنڈے موجود ہیں پھر کیا وجہ کہ ہندوستان کا علیحدہ جھنڈا نہ ہو غور طلب یہ ہے کہ ہندوستان کے جھنڈے میں کیا مارک ہو۔ چونکہ ہندوستان میں مختلف اقوام کے لوگ آباد ہیں اس لئے بہتر ہوگا کہ مسلمان اور ہندو دونوں قوموں کے مارک اس پر ہوں اور تاج برطانیہ اس پر بنا ہو اس طرح سے رعایا بھی خوش ہوگی اور اپنے ملک کے جھنڈے کی حفاظت کے لئے اپنی جان و مال سے دریغ نہ کریگی۔

شاہ نگر میں فساد

سول ملٹری ناقل ہے کہ گذشتہ اتوار کو شاہ نگر سٹیشن پر جو ایسٹرن بنگال سٹیٹ ریلوے پر واقعہ ہے بڑا فساد ہوا۔ کچھ پنجابی اپنا ٹکٹ لے رہے تھے جبکہ بات بات میں لڑائی ہو پڑی طرفین میں خوب لاٹھی چلی یہاں تک فساد بڑھ گیا کہ سٹیشن ماسٹر صاحب نے بارک پور پولیس کو تار کے ذریعہ سے طلب کیا اور فساد ہٹایا گیا۔ کہتے ہیں کہ ایک آدمی جو سخت زخمی ہوا تھا۔ کل مر گیا ہے اور دوسرے زیر علاج ہیں مقدمہ زیر تحقیقات ہے۔

باپ اور بیٹے کا قتل

دہلی سے خبر آئی ہے کہ ایک خوفناک قتل کی واردات ہوئی ہے کہ سنیچر کے روز کوتوال سید حسین اور اسکا بیٹا کوتوالی میں قتل کئے گئے۔ کوتوال صاحب کو ابھی یکم جون کو خان بہادر کا خطاب ملا تھا۔

بیرسٹری سے علیحدگی

مسٹر شیام کرشن ورما آکسفورڈ کی ایم۔ اے کی ڈگری سے محروم کئے گئے اور لنڈن کی انٹر ٹیمپل نے بیرسٹران کی فہرست سے بھی اُن کا نام خارج کر دیا ہے وہ خود بخود جواب دہی کو حاضر نہیں ہوا۔ بلکہ پیرس سے ایک طویل خط بھیجا جس میں لکھا تھا کہ برٹش گورنمنٹ کی بدخواہی کرنا اہل ہند کے لئے کوئی جرم نہیں ہے۔ کیونکہ انگریز غاصب ہیں وہ دھوکے سے بادشاہ بن گئے ہیں۔ **نورافشاں** ایسے خیال کے شخص کو ضرور قرار واقعی سزا دینی چاہیے کیونکہ وہ صاف بدخواہ ہے اور حاکم وقت کو بدنام کرنیکا مجرم ہے۔

مسٹر پریس کی معافی سزا کے لئے جو میموریل بھیجا گیا تھا لفٹنٹ گورنر پنجاب نے منظور نہ کیا۔

گلدستۂ اخبار

ہمعصر دی پریسبٹیرین مخبر ہے کہ ممالک متوسط میں ہر ۵۰۰ کے پیچھے ایک مشنری ہے ملک جاپان میں ۔ ۱۱۴۰۰ کے پیچھے ایک مشنری ہے ملک ہندوستان ۱۲۵۰۰ کے پیچھے ایک مشنری ہے ۔ ملک افریقہ ۴۴۰۰۰ کے پیچھے ایک مشنری ہے اور ملک چین ۱۱۴۴۰۰۰ کے پیچھے ایک مشنری ہے ۔

سوائے یونائیٹیڈ سٹیٹس کے برٹن دنیا میں سب سے مالدار سلطنت ہے جس کو ۵۰۰۰۰ ٹیکس دینے والوں سے ۱۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ سالیانہ وصول ہوتا ہے اور تمام صیغوں سے کل آمدنی سرکار کو ۱۵۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ حاصل ہوتی ہے تین سلطنتوں کی کل آمدنی کا اندازہ ۲۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ دیا گیا تھا ۔ جرمنی کو جو دوسرے درجے پر ہے خالص آمدنی ۶۰۰۰۰۰۰ پونڈ ہوئی ۔

ملک جرمنی کا یہ قانون ہے کہ سنگین معاملات جیوری میں اگر ۹ رائیں موافق اور ۳ مخالف ہوں تو ملزم رہا کیا جاتا ہے اور اگر ۸ کے مقابل میں ۵ ہوں تو ملزم عدالت کے سپرد کیا جاتا ہے اور اگر ۶ کے مقابلے میں ۷ رائیں ہوں تو ملزم سزا پاتا ہے ۔

سرکاری محکمہ جنگلات برٹن میں ۱۰۰۰۰۰ ایکڑ زمین ہے جرمنی میں ۱۱۰۰۰۰۰ ایکڑ زمین ہے جس کی آمدنی ۱۱ شلنگ فی ایکڑ ہے ۔ اس میں ۱۱۰۰۰۰ آدمی کام کرتے ہیں ۔

جنوبی یو ۔ ایس ۔ اے کی ریاستوں کی میتھوڈسٹ کلیسیا نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ سال حال کے لئے وہ بجائے ۱۵۰۰۰۰ پونڈ کے وہ ۴۰۰۰۰۰ پونڈ چندہ جمع کریں گے ۔ اور شمال کے اسکوپل کلیسیا نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ وہ اس سال ۶۰۰۰۰۰ پونڈ جمع کریں گے ۔ اور سنہ ۱۹۱۰ء میں ۶۰۰۰۰۰ پونڈ سنہ ۱۹۱۱ء میں ۱۰۰۰۰۰۰ پونڈ جمع کریں گے اور سنہ ۱۹۱۲ء میں ۲۰۰۰۰۰۰ پونڈ جمع کرینگے اور یہ سب کچھ وہ خداوند یسوع مسیح کے آخری حکم کی تعمیل میں کرینگے ۔

گذشتہ ماہ میں کنور مہاراج سنگھ پسر راجہ سر ہرنام سنگھ کے سی آئی ای نے لکھنؤ مشنری کانفرنس بائیگری کالج ل کریڈٹ سوسائیٹی کے موقعہ پر جو یونیورسٹی پروفیسر گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہے ۔ ایڈریس دیا ۔ کنور موصوف مذکورہ بالا سوسائیٹی کے ایک اعلیٰ افسر ہیں اور ہمعصر سٹار آف انڈیا ان کی بڑی تعریف کرتا ہے ۔ مسیحی جماعت ایسے ہونہار جوان کو ایسے عہدے پر دیکھکر بہت خوش ہوتی ہے ۔

ایک دوگمبر جین لالہ دینا لال جی کی عجیب کیفیت بمبئی کے اخبارات میں لکھی ہے ۔ ماہ مئی میں باغ میں انہوں نے پانچسو جینیوں کے سامنے دکیشا نچ ر کی رسم ادا کی ایک لنگوٹی باندھکر آپ چبوترے پر بیٹھ گئے اور بدن کے تمام بال نوچ کر پھینکنے لگے ۔ ذرہ بھی چہرے پر شکن نہ تھی جس سے درد محسوس ہوتا معلوم ہوا اپنی جسمانیت سے اس قدر اپنے تئیں علیحدہ کر لیا تھا کہ روح جسم کا درد محسوس نہیں کرتی تھی ۔ جینی اسقدر خوش ہوئے کہ ایک خیراتی شفاخانہ انکی یادگاری قائم کرنے کو دو ہزار روپیہ جمع ہو گیا ۔ گیارہ سو روپیہ ایک مالدار بیوہ نے دیا کہ اس رقم سے جے پور میں ایک بیوہ خانہ طیار ہو ۔

ھیڈ ماسٹر کی ضرورت

مشن سکول کے لئے ایک ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے جس نے بی اے یا ایم اے اور نیز پنجاب کی ایس اے وی حاصل کیا ہو اور کم سے کم ایک سال تک ملازمت کی ہو ۔ تنخواہ شروع میں سو سے ۱۲۵ روپیہ ماہوار درخواستیں معہ اسناد ایڈیٹر نور افشاں کے نام آنی چاہئیں ۔

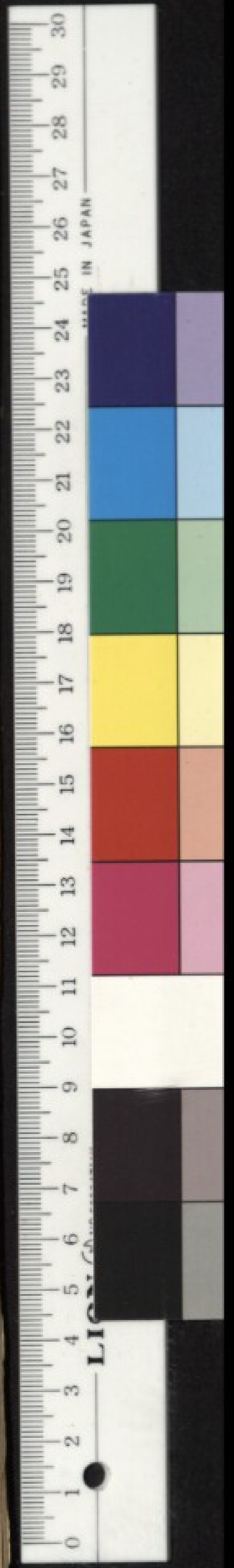
سنا ہے کہ جناب پنڈت شیو نند صاحب جو عرصہ ستائیس سال سے لودیانہ میں بعہدہ تحصیلداری ممتاز ہیں بہ تقریب تبدیلی یہاں سے دوسری جگہ تشریف لیجانیوالے ہیں ۔ اہل شہر صدمۂ فراق سے بتیاب بچشم پر آب ہیں ۔ اور کیوں نہ ہوں ۔ آنجناب ہر ایک کے ملجا و ماوا باعث بخشش اضطراب تھے ۔ سب کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا ۔ مسکین غریبوں پر ترس کھانا یہ رحم دلی کا ادنے نمونہ تھا ۔ ماشرا و باکشن نامہ نگار ۔

ناگری پرچارنی سبھا بنارس ایک اردو ناگری ڈکشنری تیار کر رہی ہے جس میں امداد دینے کے لئے اس نے پنجاب ٹریکٹ بک کمیٹی سے ایک اعلیٰ ناگری دان کی خدمت مستعار لی ہے امید ہے کہ اس ڈکشنری سے ملک کو بڑا فائدہ پہونچیگا ۔

ایمبرائیڈری مشین

آپ نے مخمل کی گرگابیاں وسلیپر جن پر اونی بیل بوٹے لگائے ہوتے ہیں ٹیبل کلاتھ چینیوں کی جھالریں کرسیوں کی گدیاں تکیے آسن مخمل کی ٹوپیاں جاندار اور ایسے کئی کپڑے اونی بیل بوٹے لگائے ہوئے دیکھے ہونگے وہ سب اس چھوٹی سی مشین کا کام ہے چھوٹی لڑکیوں اور عورتوں کو جو گھروں میں بیکار بیٹھی رہتی ہیں ہونہار و ہوشیار بنانیکا یہ مشین ایک اعلیٰ ذریعہ ہے ہنر کا ہنر اور فائدہ کا فائدہ اور تفریح کی تفریح و سجاوٹ کی سجاوٹ اور اس سے بڑھکر کیا آپکو درکار ہے فریم اور مشین ہم سے طلب کریں تین روپیہ قیمت مشین اور دو روپیہ قیمت فریم کل پانچ روپیہ سے اس قدر فائدہ ہو سکتے ہیں ترکیب استعمال انگریزی میں ہمراہ رسالہ ہوتی ہے جس میں مختلف نقشہ جات دکھائے ہوئے ہیں کپڑا کو فریم میں کسکر اور بیل بوٹے ترکیب استعمال سے نقل کر لیں اور اس مشین پر مطابق ترکیب کام کریں بغیر تجربہ فوراً ہی آجاویگا

ملنیکا پتہ ۔ سنگر داس اینڈ کمپنی نو لکھا مس مڈیرس ۔ ریلوے روڈ لاہور ۔





لاکھہ روپیہ کی جان کے واسطے

صرف ہم خرچنا بات ہی کیا ہو۔ دیکھو گرمی کا ایّام آیا اور ساتھہ ہی جگہ بجگہ ہیضہ ہونا بھی ناممکن ہے اسلئے وقت ہو کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور گھر میں ڈال رکھے یہ ڈاکٹر امیس کے برمن کا تیار کردہ **اصل عرق کافور** ۳۳ برس سے تمام ہندوستان میں لاکھوں بار کا آزمایا ہوا ہیضے کا اکسیر علاج ہے ۱۹۰۹ء میں جب احاطہ بمبئی میں قحط اور ہیضہ پھیلا تب اسی عرق کافور سے ہزاروں اشخاص کی جان بچی تھی اور تین مہینے میں ایک لاکھ شیشیاں فروخت ہوئی تھیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں سارٹیفکیٹ اس کے موجود ہیں منگا کر دل بہلیئے جعلی عرق سے ہوشیار قیمت فی شیشی ۸ مع ڈاک محصول ایک ہے شیشی تک ۹ امتحاناً **بلا قیمت دیا جاتا ہے** ضرور آزمائیے اگر آپ بلا قیمت اس کا نمونہ آزمانا چاہتے ہیں تو محصول ڈاک کے واسطے دو پیسہ ٹکٹ پیڈ لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط میں مخاندہ اخبار کے نام و پتہ صاف طور پر لکھہ دیجئے۔ پتہ مقام ڈاکخانہ ضلع لکھئے گا۔ المشتہر ڈاکٹر امیس کے برمن نمبر ۵ و ۲ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

پریسبیٹرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی جیکہ دے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۲ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے اوپر بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبراں نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھہ روپے سود سے اس فنڈ میں آ چکے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۳۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے رپورٹ نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) میں منیجنگ ممبر ریورنڈ پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں۔

سنڈے اسکول کے پرچے

قیمت سالانہ بچاس پرچہ تصویردار سنڈے اسکول بلا محصول مع محصول ۱۲ قیمت درکاپی سبق سنڈے سکول عہ ہر قسم کی خط و کتابت سنڈے اسکول کے پرچوں کے مسٹر پی پوائلی منیجر مشن پریس لودیانہ سے ہونی چاہیئے۔

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو دو من اردو انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شایع ہوتا ہے نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے تمام درخواستیں بنام ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد ہونی چاہئیں۔

انڈین سٹینڈرڈ

پریسبیٹرین کلیسیائے ہند کا انگریزی رسالہ

ایڈیٹر پادری ڈبلیو۔ بی۔ اینڈرسن بیالہ و ریوانہ

سٹینڈرڈ دنیاوی پر تمام ہندوستانی کلیسیاؤں کے اتحاد کا حامی ہے اس میں مشن کے کام کے متعلق ہر پہلو پر آزادانہ طور پر رائے زنی کی جاتی ہے ہر ایک مشنری کو اس کا خریدار ہونا چاہیے۔

ہر مہینہ اجمیر میں سکاٹش مشن انڈسٹریز کمپنی میں شایع ہوتا ہے قیمت عہ سالانہ مع محصول ڈاک۔

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک　عہ
ہندوستان پنجاب　"　"　ہر
غیر ملک سے　"　"　ہے
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

تعداد اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۸؍	۸؍ ے	ے
چوتھائی کالم	۸؍ ے	ے	عـہ
نصف کالم	ے	عـہ	معـہ
پورا کالم	عـہ	معـہ	سـہ
پورا صفحہ	سـہ	صـہ	معـہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ر مابعد کے لئے ا ر فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

سی بی۔ ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۷۵ء

پر فضا محل وقوع

مستند استاداں

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔ شرح خرچ خوراک مع فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں ہر دو سے زیادہ معہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں چن رکشا گرو کونل و کیمپ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا ۹۰ سے تا ۱۲۵ تک گرو کونل لعہ۔

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم جالا ۔ پڑبال ۔ غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اپنے ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ ہر خاص و عام اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ خاص ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ ہے خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری تولہ عہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کیوقت حوالہ اخبار ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمے کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے المشتہر پروفیسر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

۱۔ پروفیسر میاں سنگھ صاحب آپ کے سفید سرمہ سے ایک شخص کو جسکی آنکھ میں ناخنہ ہوگیا تھا بہت فائدہ ہوا یہ شخص چند ڈاکٹروں کا علاج کرا کے مایوس ہو چکا تھا براہ مہربانی ایک تولہ سفید سرمہ اعلیٰ قسم بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجئے الراقم بہادر فتح جیت سنگھ بہادر سہائے صاحب بہادر والئے ریاست ٹکھوئی گڑھ کیمپور ۔ ۲۔ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ نے بنایا ہے آپ خود اور بہت سے بیماروں پر استعمال کرکے دیکھا ہے اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے میں نے اپنے تجربہ میں آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں پایا دیکھا گیا جن کی آنکھوں میں فوراً ہی کسی قسم کی شکایت ہے ہیں بڑے زور سے استعمال کرنیکی سفارش کرتا ہوں ہر طرح پر مفید اور اور فائدہ بخش ثابت ہوگا پانی آنے دھند خارش سرخی چشم کے واسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا ہے

اور سچ مچ آپ نے اسقدر سستے داموں پر یہ سرمہ ایجاد کرکے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے اسکا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپکے ایسے سرمے سے فیضیاب ہو کر فائدہ اٹھائیں اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں راقم پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور ۔ ۳۔ جناب سردار صاحب جو پکٹ سرمہ ممیرہ وغیرہ برائے تجربہ آپنے میرے پاس بھیجا تھا اس کو میں نے اپنے چند مریضوں پر استعمال کیا بہت مفید پایا میری رائے میں آپکا ایجاد شدہ سرمہ ہر قسم کی سوزش چشم اور کمزوری نظر اور دھند کے لئے نہایت ہی مفید ہے اس وقت تک میں نے انہی بیماریوں کے مریضوں پر استعمال کیا ہے اور آئندہ جن بیماریوں میں مفید ہوگا اُن کی نسبت بعد کو لکھونگا راقم ڈاکٹر محمد حسین پشاوری صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ و ایڈیٹر میڈیکل جرنل آگرہ ۔ ۴۔ جناب پروفیسر میاں سنگھ صاحب تسلیم میں نے آپ کے یہاں سے سفید ممیرے کا سرمہ منگوا کر استعمال کیا حد درجہ کا فائدہ ہوا بلکہ صحت کلی حاصل ہوگئی آپکا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے بصارت کو طاقت بخشتا ہے تیسرے دن فائدہ معلوم ہو جاتا ہے واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس لئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سرمہ سے بڑھکر آنکھوں کے لئے اور کوئی دوائی نہیں ہے راقم مہاراج کنور جیت پال سنگھ صاحب بہادر والئے ریاست بھنگوان اودھ ۔ ۵۔ جناب من تسلیم نیاز چونکہ آپکا سرمہ بہت سے آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کرنے سے مفید ثابت ہوا ہے اسواسطے اور ایک تولہ سفید ممیرے کے سرمہ کی ضرورت ہے بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجکر مشکور فرماویں راقم ڈاکٹر ولی احمد سول سرجن شفاخانہ دواخانہ سیوہارا قصبہ گیا بلو کن

پانچہزار روپیہ انعام ۔ اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب تین ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردیوے تو اُسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کے مارچ ۱۸۹۸ء سے جمع کیا گیا ہے

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مہتمم نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام دائی بادونڈ چھپا اور شائع ہوا

